ROLL NUMBER						

Version No.				
9	9	0	2	1

اُردو (لازمی)ایس ایس سی -I
(قومی نصاب 2006) اولڈ
حصہ اوّل (کُل نمبر 15)
وقت: 20 منٹ

Candidate Sign. ____________

Invigilator Sign. ____________

Answer Sheet No. ____________

کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

ہر سوال کے سامنے دیے گئے، کریکولم کے مطابق درست دائرہ کو پر کریں۔

	سوال	الف	ب	ج	د	الف	ب	ج	د
1.	اگر کوئی لفظ اپنے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق موجود ہو تو اسے ______ کہتے ہیں۔	کنایہ	تشبیہ	استعارہ	مجاز مرسل	○	○	○	○
2.	غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے کہلاتا ہے:	مطلع	حسن مطلع	مقطع	مطلع ثانی	○	○	○	○
3.	ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں:	ردیف	محاورہ	روز مرہ	قافیہ	○	○	○	○
4.	ظرف کہہ کر مظروف مراد لینا قواعد کے مطابق ہے:	تشبیہ	مجازِ مرسل	کنایہ	استعارہ	○	○	○	○
5.	کمپیوٹر میں ونڈوز انسٹال ہوگی۔ جملے کی نشان دہی کیجیے:	تکنیکی	ادبی	صحافتی	قانونی	○	○	○	○
6.	جملہ اسمیہ کے کتنے اجزا ہیں؟	دو	تین	چار	پانچ	○	○	○	○
7.	وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو:	مرکب تام	مرکب ناقص	فعل لازم	فعل متعدی	○	○	○	○
8.	"احمد نے خط لکھا" قواعد کی رو سے یہ جملہ ہے:	جملہ فعلیہ	جملہ اسمیہ	جملہ استفہامیہ	جملہ استعجابیہ	○	○	○	○
9.	تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ کو کہیں گے:	قوسین تشبیہ	وسطین تشبیہ	طرفین تشبیہ	داوین تشبیہ	○	○	○	○
10.	فعل لازم میں کس کا ہونا ضروری نہیں؟	فعل	مفعول	فاعل	حرف	○	○	○	○
11.	جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو کہتے ہیں:	فاعل	فعل ناقص	خبر	مبتدا	○	○	○	○
12.	استعارہ کے لغوی معنی ہیں:	زور دینا	چھپ جانا	مذاق کرنا	ادھار لینا	○	○	○	○
13.	"چیتے کی طرح تیز" قواعد کی رو سے کیا ہے؟	تشبیہ	استعارہ	کنایہ	مجازِ مرسل	○	○	○	○
14.	لفظ یا الفاظ حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں:	کنایہ میں	محاورے میں	روز مرہ میں	استعارہ میں	○	○	○	○
15.	ایسے الفاظ جو ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں، کہلاتے ہیں:	متضاد	قافیہ	ردیف	ذو معنی	○	○	○	○

——1SA-I 26002——

اُردو (لازمی) ایس ایس سی ۔ I
(قومی نصاب 2006) اولڈ

وقت: 2:40 گھنٹے　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　کُل نمبر حصّہ دوم اور سوم: 60

حصہ دوئم (کُل نمبر 34)

سوال نمبر ۲: حصہ نثر　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　**(8x2 = 16)**

الف۔ **درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیں:**

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سماج کے متعلق زیادہ سوچنے والوں یا لکھنے والوں میں بیشتر تعداد کمزور، چڑچڑے اور غمگین حضرات کی ہے۔ تندرست اور ہنس مکھ آدمیوں کو کبھی سماج کی غیبت کرتے نہیں سنا گیا۔ شاید وہ جانتے ہی نہیں کہ سماج کس جانور کا نام ہے اور اگر کوئی ان سے سماج کی برائیاں کرنے لگے تو وہ اسے اتنی سی اہمیت نہیں دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ سماج کے متعلق سوچتے رہنا ایک بیماری ہو جس کا تعلق خون کی کمی، اعصاب کی کمزوری اور ہاضمے کی خرابی سے ہوتا ہو، ایسی بیماری اس وقت تک رفع نہیں ہوتی جب تک دیگر شکایات دور نہ کی جائیں اور اگر اس مرض کو یونہی چھوڑ دیا جائے تو مریض کی حالت خطرناک ہوتی جاتی ہے۔ ذرّے ذرّے میں اسے سماج کی کرشمہ سازیاں نظر آتی ہیں۔۔۔ رنگ رنگ کے پھول دیکھ کر اسے افسوس ہوتا ہے کہ یہ مسرور کیوں ہیں۔ سوکھے ہوئے پتّوں کو دیکھ کر کلیجہ یوں مونھ بناتا ہے جیسے کہہ رہا ہو۔ "ہنستا ہے بے؟ ابھی کہہ دوں گا سماج سے!" اسے خواب بھی عجیب و غریب دکھائی دیتے ہیں، جیسے سارا ملک ایک بہشت ہے جس میں نہ جنگل ہیں، نہ پہاڑ ہیں، نہ صحرا ہیں، نہ دریا، نہ کسی دوسرے ملک کو یہاں سے کوئی راستہ جاتا ہے۔

سوالات:

(i) سماج کے متعلق سوچنے والے لوگ عموماً کیسے ہوتے ہیں؟
(ii) مصنف کے مطابق کون لوگ سماج کی غیبت نہیں کرتے؟
(iii) اس عبارت کے مطابق سماج کے متعلق سوچتے رہنا کیسی بیماری ہے؟
(iv) سماج کی پرواہ کرنے والے کو کیسے خواب دکھائی دیتے ہیں؟
(v) سماجی کے متعلق سوچنے کی بیماری کب رفع ہوگی؟
(vi) سماج کے متعلق صحت مندانہ روّیہ کیا ہونا چاہیے؟
(vii) سماج سے متعلق سوچتے رہنے کی بیماری کو یونہی چھوڑ دیا جائے تو اس کا نتیجہ نکلے گا؟
(viii) دی گئی عبارت کا مرکزی خیال لکھیں۔　　یا　　دی گئی عبارت کی تلخیص کریں۔

ب: حصہ شعر:

درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیں اور دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:　　　　**(5x2 = 10)**

(i)
ان کی نظر میں شوکت ، جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال تیرا

(ii)
پھسلا جو پاؤں ، پگڑی مشکل ہے پھر سنبھلنی
جوتی گری تو واں سے، کیا تاب پھر نکلنی

(iii)
تمھی داد گر ہو یتیم کے، تمھی چارہ گر ہو سقیم کے
ہمہ تن ہوں درد میں ناتواں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

(iv)
جیوں تیرے در پر مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

(v)
ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحاب بہار سے

سوالات:

(i) کس کی نظر میں کسی کی شوکت نہیں جچتی؟ (بحوالہ شعر i)
(ii) پاؤں پھسلے تو کیا سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے؟ (بحوالہ شعر ii)
(iii) تیسرے شعر میں یتیم اور سقیم کے حوالے سے کیا کہا گیا ہے؟
(iv) چوتھے شعر میں شاعر کی حسرت اور آرزو کیا ہے؟
(v) سحاب بہار سے بھی کون سی ڈالی ہری نہیں ہو سکتی؟ (بحوالہ شعر v)　　یا　　'نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں' کا مفہوم بیان کریں۔

ج: حصہ قواعد:

مندرجہ ذیل کے جوابات تحریر کریں: **(4x2 = 8)**

(i) غزل سے کیا مراد ہے؟

(ii) ایک مثال دے کر جملہ اسمیہ کی وضاحت کریں۔

(iii) درج جملہ کی ترکیبِ نحوی کریں: "طاہرہ ذہین ہے۔"

(iv) ایک مثال دے کر ردیف کی وضاحت کریں۔ **یا** ایک مثال دے کر مقطع کی وضاحت کریں۔

حصہ سوئم (کُل نمبر 26)

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عبارت کی تشریح کریں: **(5)**

اتفاق کے قائم رکھنے کی، جس کی ہم کو ضرورت ہے، ایک اور عقلی و نقلی راہ ہے جس کی پیروی قومی اتحاد کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ انسان جب اپنی ہستی پر نظر ڈالے گا تو اپنے میں دو حصے پائے گا۔ ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے ابنائے جنس کا۔ انسان کا دل یا اس کا اعتقاد یا مختصر الفاظ میں یوں کہوں کہ اس کا مذہب خدا کا حصہ ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔ اس کے عقائد کی جو کچھ بھلائی یا برائی ہو اس کا معاملہ اس کے خدا کے ساتھ ہے۔ نہ بھائی اس میں شریک ہے، نہ بیٹا، نہ دوست، نہ آشنا اور نہ قوم۔ پس ہم کو اس بات سے جس کا اثر ہر ایک کی صرف ذات تک محدود ہے اور ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ کچھ بھی تعلق رکھنا نہیں چاہیے۔ ہم کو کسی شخص سے۔ جب کہ وہ خدا اور خدا کے رسول (ﷺ) (خاتم النبیین) کو برحق جانتا ہے، کسی قسم کی عداوت و مخالفت رکھنی نہیں چاہیے۔

یا

بارہ بجے تھے، ٹھاکر صاحب اوپر سو رہے تھے، اور پرکاش باہر برآمدے میں۔ تین عورتیں اندر کمرے میں تھیں۔ پرکاش جاگ رہا تھا۔ دیرو کے سرہانے چابیوں کا گچھا پڑا تھا۔ پرکاش نے گچھا اٹھالیا۔ پھر کمرا کھول کر صندوق میں سے زیورات کا ڈبا نکالا اور ٹھاکر صاحب کے گھر کی طرف چلا۔ کئی ماہ پیشتر وہ اسی طرح لرزتے ہوئے دل کے ساتھ ٹھاکر صاحب کے مکان میں گھسا تھا۔ اس کے پاؤں تب بھی اسی طرح تھر تھرا رہے تھے۔ لیکن تب کانٹا چبھنے کا ڈر تھا، آج کانٹا نکلنے کا۔ تب بخار کا چڑھاؤ تھا، حرارت، اضطراب اور خلش سے پُر، اب بخار کا اتار تھا، سکون، فرحت اور امنگ سے بھرا ہوا۔ تب قدم پیچھے ہٹتا تھا۔ آج آگے بڑھ رہا تھا۔

سوال نمبر ۴: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک نظمیہ جزو کی تشریح کریں: **(5)**

قبضہ ہو دلوں پر، کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نا فرماں ہے حمد سرا تیرا
گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیوں کر ادا تیرا

یا

کوئی پکارتا ہے ، لو! یہ مکان ٹپکا
گرتی ہے چھت کی مٹی اور سائبان ٹپکا
چھاتی ہوئی اٹاری، کوٹھا ندان ٹپکا
باقی تھا اِک اُسارا، سو وہ بھی آن ٹپکا

سوال نمبر ۵: درج ذیل میں سے کسی ایک غزلیہ جزو کی تشریح کریں: **(5)**

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی
جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت اِدھر نہیں آتی

یا

اشک آنکھوں میں کب نہیں آتا
لہو آتا ہے جب نہیں آتا
ہوش جاتا رہا نہیں لیکن
جب وہ آتا ہے تب نہیں آتا

سوال نمبر ۶: ایک پرانے کوٹ کی آپ بیتی تحریر کریں۔ **(6)**

یا

ایک تفریحی سفر کی روداد لکھیں۔

سوال نمبر ۷: دو دوستوں کے درمیان "سائنسی ایجادات" کے موضوع پر مکالمہ لکھیں۔ (رسمی کلمات کے علاوہ دیے گئے موضوع پر کم از کم پانچ مکالمے لکھیں) **(5)**